296

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

THE DAILY
ALFAZLQADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

قادیان دارالامان

ٹیلیفون نمبر ۹۱

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۵۳

تار کا پتہ الفضل قادیان

قیمت ...

یوم پنجشنبہ

جلد ۲۸ | ۵ ماہ فتح ۱۳۱۹ ہش | ۵ ذیقعدہ ۱۳۵۹ ھ | ۵ دسمبر ۱۹۴۰ء | نمبر ۲۷۶

مسلمانوں کے خلاف غیر مسلموں کی شعلہ باری

ہندوستان اس وقت سیاسی لحاظ سے جس نازک دور سے گزر رہا ہے۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ سیاسی ارتقاء کے منازل طے کرنے کا سوال اس وقت پورے زور کے ساتھ زیر بحث ہے۔ اور اس کی راہ میں اگر کوئی چیز سنگِ گراں ہو کر حائل ہو رہی ہے۔ تو وہ ہندو مسلم تفریق ہے۔ اور جن لوگوں کے دل میں حقیقی طور پر اپنے وطن کی محبت اور الفت جاگزین ہے۔ وہ اس تفریق کو کسی صورت میں بھی پسند نہیں کرتے۔ بلکہ چاہتے ہیں۔ کہ جس طرح بھی ہو سکے۔ اسے دور کریں۔ ہندو اس صورتِ حال کی تمام ذمہ واری مسلمانوں پر ڈال رہے ہیں۔ مسلمانوں کو فرقہ پرست بنا کر ہندو مسلم کشیدگی کا باعث ان کو بتا رہے ہیں۔ ہم یہ نہیں کہتے۔ کہ مسلمانوں میں ایسے لوگ نہیں ہیں۔ جو ہندو مسلم کشیدگی کے وجود کو اپنے لئے فائدہ رساں سمجھتے ہیں۔ لیکن ہندو اپنی قوم پرستی کا جو ڈھنڈورہ پیٹ رہے ہیں۔ وہ بھی حقیقت پر مبنی نہیں۔ ان کے لیڈروں میں سے اکثر خطرناک قسم کے فرقہ پرست ہیں۔ اور بالخصوص مسلمانوں کے خلاف ان کے دلوں میں بے حد منافرت ہے۔ ان کی اس ذہنیت کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے ان تقریروں کا سرسری مطالعہ کافی ہے۔ جو آریہ سماج لاہور کے سالانہ جلسوں پر بڑے بڑے آریہ لیڈروں نے کی ہیں۔ مہاشہ خوشحال چند صاحب خورسند نے ۳۰۔ نومبر کو جو تقریر کی۔ اس میں کہا:۔

"اس وقت میرے پاس ایک پمفلٹ ہے۔ جو کہ پاکستان کمیٹی کی طرف سے شائع کیا گیا ہے۔ اس پمفلٹ کا نام خلافت پاکستان ہے۔ اس پمفلٹ کو بڑی مشکل سے حاصل کیا گیا ہے۔ کیونکہ کسی غیر مسلم کو یہ پمفلٹ نہیں دیا گیا . . . . . . اس میں لکھا ہے کہ "مسلمانوں کے بغیر دنیا میں کوئی انسان مکمل نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ہی غیر مسلموں میں پوری شرافت آسکتی ہے۔ مسلمان کی تعریف یہ ہے۔ کہ ایک معمولی سے معمولی مسلمان وردھا اور لنڈن کے بڑے لیڈر سے اچھا ہے۔ پاکستان میں غیر مسلموں سے سلوک کے متعلق لکھا ہے کہ تمام غیر مسلموں کو اسلام میں شامل کرنا ہمارا فرض ہے۔ کافروں کے مال و دولت کو ضبط کرنا عین شفقت ہے۔ اور اس میں کوئی برائی نہیں"۔ (ملاپ ۳ دسمبر ۱۹۴۰ء)

یہ سراسر پروپیگنڈا معلوم ہوتا ہے۔ پاکستان تحریک کے حامی مسلم لیڈروں سے ایسی غیر ذمہ دار تحریر کی ہرگز امید نہیں کی جا سکتی۔ لیکن اگر واقعہ میں کسی ایسے پمفلٹ کا وجود ہے۔ تو وہ کسی غیر ذمہ وار بلکہ یوں کہنا چاہیئے۔ کہ غیر مسلموں کے ایجنٹ نے شائع کیا ہے۔ اسلام کی طرف ایسی تعلیم منسوب کرنا سراسر ظلم ہے۔ اور یہ ظلم اس لئے روا رکھا جا رہا ہے۔ کہ مسلمانوں کے خلاف ہندوؤں میں منافرت پیدا کی جائے۔

اس موقعہ پر ایک اینٹی پاکستان کانفرنس کا بھی انعقاد ہوا۔ جس میں تقریر کرتے ہوئے ایک سکھ لیڈر نے کہا:۔

"میں گورو تیغ بہادر کا سکھ ہوں۔ جس نے دیش کے لئے اپنی جان کی آہوتی دے دی۔ ہمارا ابھی یہ فرض ہے۔ کہ اس بڑھتی ہوئی مصیبت کا ابھی سے مقابلہ کریں۔ ورنہ بعد میں پچھتانا ہوگا۔ میں جانتا ہوں۔ کہ یہاں سرحد سے اسلحہ آرہا ہے۔ ہمیں ان چیزوں سے غافل نہیں رہنا چاہیئے۔ اور اس کا علاج صرف یہ ہے۔ کہ ہندو اور سکھ متحد ہو جائیں۔ اور حالات کا مقابلہ کریں۔ جہاں تک سکھوں کا سوال ہے۔ ان کا جنم ہی مسلم راج کا مقابلہ کرنے کے لئے ہوا ہے"۔

ایک اور سکھ صاحب نے کہا "اس وقت حالات بہت نازک ہیں۔ صرف ضلع شیخوپورہ میں (مسلمانوں سے) نو سو بندوقیں برآمد ہوئیں۔ ایک جانب پاکستان کی سکیم ہے۔ دوسری طرف نظام حیدرآباد کو ہز میجسٹی بنانے کی تیاریاں ہو رہی ہیں"۔

ظاہر ہے۔ کہ یہ غلط بیانیاں ہیں۔ جو ہندوؤں اور سکھوں میں مسلمانوں کے خلاف منافرت پیدا کرنے کے لئے کی جا رہی ہیں۔ سکھوں اور ہندوؤں کے اتحاد کی خبر ہمارے لئے بہت خوشکن ہوگی۔ اگر اس کے نتیجہ میں آریہ سماج کے بانی سوامی دیانند صاحب کی تصنیف میں سے وہ نہایت ہی دل آزار اور توہین آمیز فقرات حذف کر دیئے جائیں۔ جو حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف درج ہیں۔ اس بارہ میں ہماری دلچسپی کی وجہ ظاہر ہے۔ کہ ہمارے نزدیک حضرت بابا نانک علیہ الرحمۃ ایک واجب التعظیم بزرگ اور بلند مرتبت روحانی انسان تھے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ سوامی دیانند جی نے ان کے متعلق جو کچھ لکھا ہے۔ وہ ہمارے لئے بھی بے حد دل آزار۔ اور تکلیف دِہ ہے۔

اور تو اور مسٹر اینے جو اس کانفرنس کے صدر تھے۔ اور جن سے بلحاظ ایک سیاسی ورکر فرقہ پرستی کے جذبات سے بلند رہنے کی توقع کی جا سکتی تھی۔ وہ بھی اسی رَو میں بہہ گئے۔ انہوں نے اپنی تقریر میں کہا "علیگڑھ اور عثمانیہ یونیورسٹیوں کی فضاء میں پرورش پانے والے نوجوانوں سے یہ توقع کیونکر کی جا سکتی ہے۔ کہ وہ ہندوستان کو ایک چیز سے بالا رکھیں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جب وہ لوگ جو ان یونی ورسٹیوں کو چلاتے ہیں۔ خود بھی ایسی انتہائی تنگدلانہ فرقہ پرستی میں الجھے ہوئے ہیں۔ جیسے اس وقت تک مادر وطن کی تہذیب کا احساس نہیں ہو سکتا۔ جب تک اس کے تمام باشندے حلقہ بگوش اسلام نہیں ہو جاتے۔ یا کم از کم اسلامی اصولوں کی اطاعت قبول نہیں کر لیتے۔" (ملاپ ۳ دسمبر)

مسلمانوں کی یہ خواہش کہ اس ملک کے تمام باشندے مسلمان ہو جائیں کوئی جرم نہیں۔ خود آریہ سماج کا بھی یہ دعویٰ ہے کہ وہ سب لوگوں کو ویدک دھرم اور ویدک تہذیب کا پابند بنانا چاہتی ہے۔ جیسا کہ اسی جلسہ میں کئی مقرروں نے کہا لیکن یہ کہ مسلمان اس خواہش کو زبردستی پورا کرنا چاہتے ہیں۔ یا یہ کہ جب تک ایسا نہ ہو۔ وہ ہندوستان کی فلاح و بہبود کے جذبات سے بیگانہ ہیں اور بیگانہ رہیں گے سراسر غلط ہے۔ ہندوستان کے سیاسی، اقتصادی، تمدنی اور مذہبی لحاظ سے ارتقاء کی تاریخ کا ایک ایک ورق اس امر پر شاہد ہے۔ کہ مسلمانوں نے اس ملک کو اپنا وطن سمجھا اور وطن سمجھتے ہوئے ہر رنگ میں اس کی بہتری کے لئے اپنی بہترین استعدادیں صرف کیں۔ پس اس قسم کے الزامات جہاں تک واقعات کا تعلق ہے بالکل غلط ہیں۔ اور ان سے ہندو مسلمانوں میں تفریق پیدا کرنے کی کوشش کوئی قابل تحسین فعل نہیں۔ کاش ہندوستان کی ترقی کے خواہشمند اصحاب ہندوستان کی تمام اقوام میں اتفاق و اتحاد پیدا کرنے کی کوشش کریں۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۳ فتح ۱۳۱۹ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضور کی طبیعت نسبتاً اچھی ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو نزلہ اور کمر درد کی تکلیف ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو گزشتہ رات جوڑوں کا درد زیادہ رہا۔ اور شب بے چینی میں گزری۔ آج دن کے ابتدائی حصہ میں بھی یہی حالت تھی۔ مگر بفضل خدا دوپہر کے بعد درد میں کمی آ گئی۔ احباب حضرت ممدوح کی صحت کے لئے دعا کریں۔

حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو ضعف کی تکلیف ہے۔ حرم ثانی کو معدہ اور جگر درد کی تکلیف ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

مسٹر ڈبلیو ہیسٹاپ انڈسٹریل پروڈکشن آفیسر جو ہارنس اور سیڈلری فیکٹری کانپور سے تعلق رکھتے ہیں۔ چودھری بشیر احمد صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی انچارج سپلائی ڈیپارٹمنٹ پنجاب کے ہمراہ آج ½۱۲ بجے دوپہر کی گاڑی سے تشریف لائے۔ ہیک ورکس اور سٹار ہوزری فیکٹری کو دیکھا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات سے بھی مشرف ہوئے۔ اور شام کی گاڑی سے واپس چلے گئے۔

گیانی عباد اللہ صاحب سی۔ پی اور یو۔ پی سے دو ماہ کے دورہ کے بعد واپس آ گئے ہیں۔

وی پی آ رہے ہیں

حسب اعلان سابقہ جن دوستوں کا چندہ ۳۰ دسمبر تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ انکے نام ۵ دسمبر کو وی پی ارسال کر دیئے جائیں گے۔ بعض دوست نہ چندہ ادا کرتے ہیں۔ اور نہ ادائیگی کے متعلق وقت مقررہ کے اندر اطلاع دیتے ہیں۔ لیکن جب انکی خدمت میں وی پی بھیجا جاتا ہے تو واپس کر دیتے ہیں۔ ہم بارہا عرض کر چکے ہیں۔ کہ یہ طریق درست نہیں۔ لیکن ہر ماہ کچھ نہ کچھ تعداد ایسے دوستوں کی نکل آتی ہے ہم تمام احباب سے مؤدبانہ درخواست کرتے ہیں۔ کہ وی پی وصول فرما لیں۔ مینجر

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

اندرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب ۵ تبوک ۱۳۱۹ ہش سے ۱۹ اخاء تک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے:

نمبر شمار	نام	ضلع	نمبر شمار	نام	ضلع
۲۱۹۱	محمد سردار خان صاحب	مردان	۲۲۲۵	لال دین صاحب	گورداسپور
۲۱۹۲	ممتاز بیگم صاحبہ	"	۲۲۲۶	جیون صاحب	"
۲۱۹۳	شاہ حرم صاحب	"	۲۲۲۷	نواب دین صاحب	"
۲۱۹۴	بی بی صالحہ صاحبہ	"	۲۲۲۸	فتح بی بی صاحبہ	"
۲۱۹۵	بی بی رحیمہ صاحبہ	"	۲۲۲۹	سلطان بی بی صاحبہ	"
۲۱۹۶	محمد حسین صاحب	محبوب نگر دکن	۲۲۳۰	اللہ داد صاحب	"
۲۱۹۷	سید غلام مرتضےٰ صاحب	ناندیڑ "	۲۲۳۱	اللہ دتا صاحب	"
۲۱۹۸	میر فیاض علی صاحب	"	۲۲۳۲	شیر محمد صاحب	"
۲۱۹۹	Abdallah Kunja	Alleppeg	۲۲۳۳	شریف احمد صاحب	"
			۲۲۳۴	صادق احمد صاحب	"
۲۲۰۰	Moidien Kunja	Alleppeg.	۲۲۳۵	مختار بی بی صاحبہ	ملتان
			۲۲۳۶	چودھری نظام الدین صاحب	گورداسپور
۲۲۰۱	جیبن صاحبہ	انبالہ	۲۲۳۷	حاکم علی صاحب	"
۲۲۰۲	کرم الٰہی صاحب	"	۲۲۳۸	رسول بی بی صاحبہ	"
۲۲۰۳	نور محمد خانصاحب	ریاست پٹیالہ	۲۲۳۹	مختار بی بی صاحبہ	"
۲۲۰۴	حکیم فضل الٰہی صاحب	انبالہ	۲۲۴۰	برکت صاحبہ	ریاسی
۲۲۰۵	شیر محمد صاحب عاصم	لائلپور	۲۲۴۱	سردار خانصاحب	ریاسی
۲۲۰۶	قریشی زین العابدین صاحب	شملہ	۲۲۴۲	نبی بخش صاحب	گورداسپور
۲۲۰۷	سردار علی صاحب	گورداسپور	۲۲۴۳	بیگم بی بی صاحبہ	گوجرانوالہ
۲۲۰۸	نذیر بیگم صاحبہ	لائلپور	۲۲۴۴	سردار بی بی صاحبہ	"
۲۲۰۹	علی بخش صاحب	گورداسپور	۲۲۴۵	عبد القیوم صاحب	پشاور
۲۲۱۰	علی محمد صاحب	"	۲۲۴۶	محمد صادق صاحب	ریاست بہاولپور
۲۲۱۱	ابراہیم صاحب	سیالکوٹ	۲۲۴۷	عبد المالک صاحب	"
۲۲۱۲	سردار علی صاحب	گورداسپور	۲۲۴۸	چودھری جلال الدین صاحب	"
۲۲۱۳	اللہ رکھی صاحبہ	"	۲۲۴۹	اللہ دتا صاحب	"
۲۲۱۴	حسن بی بی صاحبہ	"	۲۲۵۰	بی بی رانی صاحبہ	"
۲۲۱۵	نذیرہ بی بی صاحبہ	"	۲۲۵۱	سکینہ بی بی صاحبہ	"
۲۲۱۶	راجہ خان صاحب	گجرات	۲۲۵۲	ریشم بی بی صاحبہ	"
۲۲۱۷	ہاجرہ بی بی صاحبہ	گورداسپور	۲۲۵۳	نبی بخش صاحب	گورداسپور
۲۲۱۸	محمد اشرف صاحب	لالہ موسیٰ	۲۲۵۴	نکو صاحب	"
۲۲۱۹	عزیز الدین صاحب	گورداسپور	۲۲۵۵	محمد الدین صاحب	"
۲۲۲۰	بشریٰ بیگم صاحبہ	ایبٹ آباد	۲۲۵۶	حمیدان صاحبہ	"
۲۲۲۱	شیخ مولا بخش صاحب	"	۲۲۵۷	سیدان صاحبہ	"
۲۲۲۲	علی محمد صاحب	امرتسر	۲۲۵۸	حسن محمد صاحب	"
۲۲۲۳	برکت علی صاحب	گورداسپور	۲۲۵۹	ہمراز بیگم صاحبہ	"
۲۲۲۴	اللہ رکھی صاحبہ	"	۲۲۶۰	گوہر بی بی صاحبہ	"

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

297

اسلام کا پیش کردہ معیار صداقت

صداقت کا جو معیار اسلام نے پیش کیا ہے۔ اس کا مقابلہ ویدک دھرم کے پیش کردہ معیار صداقت کے ساتھ کرتے ہوئے ایک گزشتہ پرچہ میں بتایا جا چکا ہے۔ کہ اسلام نے ہر حال میں اور ہر قسم کے نتائج برداشت کر کے سچ بولنے کا حکم دیا ہے۔ اب یہ بتایا جاتا ہے۔ کہ اسلام کی یہ تعلیم عیسائیت کی اس تعلیم کی طرح کہ اگر کوئی تمہارے ایک گال پر تھپیڑ مارے۔ تو دوسرا بھی اس کی طرف پھیر دو۔ کوئی نمائشی تعلیم نہیں ہے۔ بلکہ تاریخ اسلام میں ایسے واقعات بکثرت ملتے ہیں۔ کہ قرونِ اولےٰ کے مسلمانوں نے اس معیار کو قائم رکھا۔ اور ایسے وقت میں بھی سچ بولنے میں تامل نہ کیا جب ایسا کرنا ان کے لئے یا ان کے قریب ترین اعزہ کے لئے شدید خطرات کا موجب تھا۔ حسب گنجائش ایک دو مثالیں پیش کی جاتی ہیں:۔

اصابہ تذکرہ قدامہ بن مظعون میں ہے۔ کہ ان سے ایک مرتبہ یہ لغزش سرزد ہوئی۔ کہ انہوں نے شراب پی لی۔ ان کے خلاف کیس چلا۔ تو ان کی بیوی نے ان کے خلاف شہادت دی۔ اور اسی شہادت کی بناء پر انہیں شرعی سزا ہوئی۔ یہ تو خاوند کے خلاف بیوی کی شہادت کی مثال ہے۔ خود اپنے جرم کے اعتراف میں راستگوئی بھی صحابہ کرام کا خاص شعار تھا۔ چنانچہ لکھا ہے۔ کہ ایک نوجوان ماعز بن مالک کو ایک موقعہ پر شیطان نے ایسا بہکایا۔ کہ ان سے زنا کی حرکت سرزد ہو گئی۔ یہ کوئی معمولی لغزش نہ تھی اور شریعت اسلامیہ میں اس کی جو سنگین سزا مقرر ہے۔ اس سے وہ ناواقف نہ تھے۔ لیکن جب اپنی غلطی کا احساس ہوا تو دامن صبر و قرار ہاتھ سے چھوٹ گیا۔ اور اللہ تعالےٰ کا خوف دل پر ایسا طاری ہوا۔ کہ بے چین ہو گئے۔ اور بے تابانہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پہونچ کر عرض کیا۔ کہ یا رسول اللہ! مجھے پاک کیجئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے چشم پوشی سے کام لیا۔ اور فرمایا۔ جاؤ۔ خدا تعالےٰ سے مغفرت چاہو۔ تھوڑی دیر کے بعد پھر واپس آگئے۔ اور پھر یہی عرض کیا۔ حضور علیہ السلام نے پھر وہی جواب دیا۔ اور وہ پھر تھوڑی دیر کے لئے چلے گئے۔ مگر پھر لوٹ آئے۔ اور یہی درخواست کی۔ حضور نے دریافت فرمایا۔ کہ تم نے کیا کیا ہے؟ اس پر انہوں نے اپنی غلطی کا اظہار کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا۔ کہ یہ دماغی لحاظ سے بیمار تو نہیں ہے۔ یا اس نے شراب تو نہیں پی ہوئی۔ پھر جب اطمینان ہو گیا۔ کہ دونوں میں سے کوئی بات نہیں۔ تو ان کو سنگسار کرنے کا حکم دے دیا گیا۔ (مسلم کتاب الحدود)

اسی طرح کے اور بھی کئی واقعات احادیث میں موجود ہیں۔ اس میں شک نہیں۔ کہ ایک زمانہ ایسا بھی آیا۔ جب عام مسلمانوں نے اس معیار کو قائم نہ رکھا۔ لیکن موجودہ زمانہ میں پھر اللہ تعالےٰ نے جب اپنے وعدہ کے مطابق اسلام کے احیاء ثانی کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔ تو آپ کی قوتِ قدسیہ کے طفیل آپ کے ماننے والوں میں اس قسم کی مثالیں پائی جاتی ہیں۔ اور جماعت احمدیہ کے افراد نے نہایت نازک حالات میں راست گوئی کا ایسا اعلےٰ نمونہ دکھایا ہے۔ جو ہمیشہ اس جماعت کے لئے موجب فخر رہے گا۔ مثلاً حضرت میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹی رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ ایک واقعہ ہے۔ کہ آپ کے ایک نوجوان لڑکے سے اتفاقیہ قتل ہو گیا۔ لیکن آپ نے اس پر پردہ پوشی کی کوشش نہیں کی۔ اور حیلوں بہانوں سے اسے تعزیر سے بچانے کی جدوجہد کرنے کی بجائے صاف الفاظ میں اس کے خلاف شہادت دی:۔

اسی طرح شہدائے کابل کی مثالیں بھی موجود ہیں۔ وہ اگر ذرا بھی مداہنت سے کام لیتے۔ تو اپنی جانیں بچا سکتے تھے انہیں ظالموں کے ظلم سے بچنے کے لئے جھوٹ بولنے کی بھی ضرورت نہ تھی۔ مگر انہوں نے اپنے ایمان کی حفاظت کو جان کی حفاظت پر مقدم کیا۔ اور راستی کے اعلےٰ معیار سے گرنا پسند نہ کیا۔ صاف الفاظ میں اپنے ایمان کا اقرار کر کے یہ ثابت کر دیا۔ کہ اسلام انسان کے اخلاق میں ایسی جلا پیدا کر دیتا ہے۔ کہ شدید سے شدید خطرات بھی اسے مکدّر نہیں کر سکتے۔ ظالموں نے ان کو انتہائی ایذائیں دے کر بالآخر نہایت سفاکی کے ساتھ شہید کر دیا۔ اور انہوں نے نہایت صبر و استقلال سے یہ سب کچھ سہا۔ مگر اپنی صداقت شعاری پر آنچ نہ آنے دی:۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے زمانہ میں ایک دو نوجوانوں سے انتہائی اشتعال کے ماتحت جب بعض ایسی حرکات سرزد ہوئیں۔ جو انہیں قانوناً کی نظر میں انتہائی سزا یعنی موت کا مستحق قرار دیتی تھیں۔ یعنی قاضی محمد علی صاحب اور میاں عزیز احمد صاحب سے قتل سرزد ہوا۔ ہندوستان میں ایسے واقعات سینکڑوں ہزاروں کی تعداد میں ہوتے رہتے ہیں۔ اور دنیا جانتی ہے کہ متعدد واقعات میں ملزم طرح طرح کی حیلہ سازیوں سے اپنے آپ کو قانون کی زد سے بچا لیتے ہیں۔ لیکن ان نوجوانوں نے اس کا خیال بھی نہ کیا۔ اور اپنی جان کے خطرہ سے بے نیاز ہو کر من و عن صحیح واقعات بیان کر دیئے۔ اور پھر اس کے نتیجہ میں سزائے موت قبول کی۔ قاضی محمد علی صاحب کی طرف سے تو راستگوئی میں اس قدر احتیاط برتی گئی۔ کہ انہوں نے وہ باتیں بھی بیان کر دیں۔ جن کے بیان کرنے کے لئے وہ از روئے قانون مکلف نہ تھے۔ اور جنہیں بیان نہ کرنے کی صورت میں ان پر غلط بیانی کا الزام عائد نہیں ہو سکتا تھا:۔

ان چند ایک امثلہ کو پیش نظر رکھئے کہ کس طرح اپنی عزیز جانوں اور اپنے عزیز و اقارب کی جانوں کو خطرہ میں ڈال کر سچ کے اعلےٰ معیار کو قائم رکھا گیا۔ اس کے مقابلہ میں ویدک دھرم کا یہ معیار دیکھئے۔ کہ اگر ڈاکو کسی سیٹھ کا تعاقب کر رہے ہوں۔ جو کہیں چھپ جائے۔ اور کسی اور شخص سے جس نے سیٹھ کو چھپتے دیکھا۔ ڈاکو اس کا پتہ پوچھیں۔ تو وہ بلادریغ جھوٹ بول سکتا ہے۔ اور ایسا جھوٹ پاپ نہیں۔ بلکہ پُن بن جاتا ہے۔ ان دونوں باتوں کا مقابلہ کرنے سے ہر انصاف پسند کو یہ بات ماننی پڑیگی کہ اسلام نے صداقت کا جو معیار پیش کیا ہے۔ وہ نہایت ہی بلند ہے:۔

چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کے متعلق عہدہ داران جماعت کو انتباہ

جماعت احمدیہ دہلی کے ایک دوست لکھتے ہیں:۔

آج ۲۷۔ ماہ نبوت کو مبلغ سات روپے بابت جلسہ سالانہ ارسال ہیں۔ وصول فرمالیں۔ آج کی تاریخ تک کوئی صاحب چندہ جلسہ سالانہ لینے کو نہیں آئے۔ قریب دو ماہ سے چندہ ماہوار بھی لینے کو تشریف نہیں لائے۔ اس واسطے مجبوراً جلسہ کے اخراجات کی ضرورت کے پیش نظر اپنا چندہ علیحدہ بھیجدیا ہے۔ ورنہ ہمیشہ جماعت میں دے دیا کرتا تھا۔ اب کی مرتبہ مجبوری کی وجہ سے الگ بھیجا ہے۔ معاف فرمائیے گا:۔

صاحبِ موصوف کی اطلاع کے لئے تحریر ہے۔ کہ ان کا مرسلہ چندہ ۳۰۔ نبوت ۱۳۱۹ہش کو پہونچ چکا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء:۔

ہو سکتا ہے۔ کہ بعض اور جماعتوں میں بھی عہدہ دار سستی کی وجہ سے چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کے لئے کوشاں نہ ہوں۔ ایسی جماعتوں کے افراد کے لئے تحریر ہے۔ کہ چونکہ اس وقت جلسہ سالانہ کے اخراجات کے لئے روپیہ کی فوری ضرورت ہے۔ اس لئے اگر ان کے عہدہ دار توجہ نہیں کرتے۔ تو اس کی اطلاع مرکز میں بھجوا دیں۔ اور اپنا چندہ جلسہ سالانہ فی الفور براہ راست ارسال کر دیں:۔ (ناظر بیت المال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ظہور مہدی علیہ السلام کے متعلق ایک فرضی قصیدہ

(۴)

علاوہ ان وجوہ کے جن کا ذکر گذشتہ نمبر میں کیا جا چکا ہے خود قصیدہ فارسی زبان سے سخت ناواقف اور فن شعر سے نابلد کا بنایا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ اور حضرت نعمت اللہ ولی کی طرف اس کی نسبت کرنا ایسا ہی ظلم ہے جیسا کہ ان غلط پیشگوئیوں کا خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کرنا۔ کیونکہ حضرت نعمت اللہ ولی کے مشہور اور متعارف قصیدہ کی فارسی نہایت دلکش اور زبان فارسی کے لحاظ سے ایک ماہر زبان کا کلام معلوم ہوتا ہے۔ لیکن اس قصیدہ میں اس قدر نقائص ہیں۔ کہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس کے بنانے والا زبان فارسی اور فن شعر سے کچھ بھی مہارت نہیں رکھتا۔ اور اکثر شعروں کا قافیہ تکلف اور تصنع سے معروف طریق کے خلاف پیش کر کے بگڑی ہوئی صورت میں پیش کیا ہے۔ چنانچہ تفسیر فی القرانہ۔ ہندسہ زیانہ اور اس کے بعد فقرہ سلطان خاص و عامہ پھر فقرہ باشند صد سلامہ اور شمشیر از نیامہ میں علاوہ رکاکت الفاظ قافیہ قائم نہیں رکھا گیا۔ اور قواعد زبان کے خلاف بے وجہ اور غیر مانوس طریق پر حرف نسبت کو جیسا کہ ستدیانہ اور صد سلامہ سے پیش کیا گیا ہے۔ کیا فقرہ باشند صد سلامہ جس کا ترجمہ مجاز میں یہ دیا گیا ہے۔ کہ "افغان قوم معزز ہو گی"۔ قاعدہ زبان کے رو سے اس ترجمہ کا متحمل ہے۔ اور تفسیر فی القرانہ میں تفسیر کو مضاف قرار دیکر فی القرانہ کو مضاف الیہ پیش کیا ہے۔ کیا مضاف اور مضاف الیہ کے درمیان کسی حرف کا استعمال جائز ہے؟

اسی طرح یہ شعر کہ ؎

از بادشاہ اسلام عبد الحمید نامی
بعد از عزیز گردد سلطان خاص و عامی

اس کے ترجمہ میں یہ الفاظ لکھے ہیں "اسلام کا بادشاہ عبد الحمید نامی عزیز کے بعد خاص و عام کا سلطان ہو گا"۔ اب لفظ بادشاہ کو بصورت مضاف لاکر اس سے بجائے واحد کے جمع مراد لینا خلاف قاعدہ ہے۔ اس کی جگہ اگر جمع مقصود تھا۔ تو لفظ حاکمان یا والیان اسلام چاہیئے تھا۔ ورنہ اس صورت میں یہ معنی ہوں گے۔ کہ کسی شاہ اسلام کی طرف سے عزیز کے بعد عبد الحمید نامی خاص و عام کا بادشاہ ہو گا۔ اور اگر بادشاہ اسلام کو مبدل منہ قرار دے کر عبد الحمید کو بدل قرار دیں۔ یا صفت مقدم قرار دیں تو از جو حرف جر ہے وہ بے معنی ہے۔ اسی طرح مصرعہ ؎

پس از حمید حامد سلطان دین اسلام

میں حمید کو حامد کا مضاف لکھا ہے کیونکہ حمید کے نیچے کسرہ دیا ہے۔ اور ترجمہ یہ کیا ہے۔ کہ سلطان حمید کے بعد دین اسلام کا بادشاہ حامد۔ کیا بصورت اضافت یہ ترجمہ صحیح ہے۔ اسی طرح اور کئی مقامات بھی قابل اصلاح ہیں۔

پس ان وجوہ متذکرہ سے بالبداہت ثابت ہے۔ کہ یہ قصیدہ کسی اور شخص کا محض بناوٹ کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ جس کی نسبت کمال بے باکی اور جسارت کی راہ سے حضرت نعمت اللہ ولی کی طرف کی گئی ہے۔ لیکن وہ خود دروغ بافی کرنے والا اپنا نام ظاہر نہیں کر سکا۔ جس کی اصل غرض علاوہ اور مقاصد کے بے معنی اور لغو امور پیش کر کے سرسید احمد مرحوم اور حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام پر حملہ کرنا ہے۔ لیکن صداقت آخر صداقت ہی ہے۔ سرسید مرحوم نے تو کوئی دعوےٰ نہیں کیا۔ لیکن اسے قوم کی ہمدردی منظور تھی۔ جس کے اثر کے نیچے قوم کا اکثر زمانہ شناس حصہ ان کی طرف مائل ہوا۔ اور ان کی آواز پر لبیک کہی۔ اور ان کے کالج کے بہت سے طلباء نے انگریزی تعلیم سے فائدہ اٹھا کر ان ملاؤں کی کند ذہن اور غبی بنانے والی تعلیم سے آزادی حاصل کی۔ ہاں سیدنا حضرت احمد قادیانی نے خدا کی طرف سے دعوئے مسیحیت و مہدویت کیا۔ اور اپنی قوت قدسیہ سے لاکھوں کو اپنی طرف کھینچا جو مخلصانہ جوش کے ساتھ آپ کے حلقہ بگوش اور فدائی ہیں۔ اور آپ کے مقاصد کی پیروی میں اطراف عالم میں تبلیغ حق اور پیغام اسلام کے لئے پھیلے ہوئے ہیں۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام مبعوث نہ ہوتے۔ اور لوگ صرف ملاؤں کی اتباع میں رہتے۔ تو نہ معلوم کب کے بپتسمہ لے کر نصاریٰ میں شامل ہو چکے ہوتے۔ کیونکہ جو لوگ حضور اقدس محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ممبر پر چڑھ کر اپنی شبانہ روز کی تقریروں میں حضرت عیسےٰ کی حیات کے گن گاتے وہ اسلام کے اندر کہاں ٹھہر سکتے۔ یہ محض خدا کا فضل ہے۔ کہ جب سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسیح اسرائیلی کی وفات ثابت کر دی ہے۔ ایک طرف عیسائیوں کے پادری خاموش رہ گئے اور دوسری طرف یہ ملاں نے حضرت مسیح کے ماتم میں سوگوار نظر آ رہے ہیں۔ اور خدا کا شکر ہے جب سے مسیح اسرائیلی کی موت کا شہرہ ہوا ہے۔ خدائے اسلام، پیغمبر اسلام اور دین اسلام کی زندگی کا ثبوت اپنی پوری چمک کے ساتھ جلوہ دکھانے لگا ہے۔

خاکسار۔ ابو البرکات غلام رسول راجیکی

مختلف مقامات میں یوم پیشوایان مذاہب کے جلسے

سکندر آباد

سکندر آباد ۲ر دسمبر۔ جناب سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب حسب ذیل تار ارسال کرتے ہیں یوم پیشوایان مذاہب کل احمدیہ بلڈنگ میں نواب اکبر یار جنگ صاحب بہادر ریٹائرڈ ہائی کورٹ جج کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مسٹر ہرجی خورشید جی رائے پرنسپل پارسی سکول نے زرتشتیوں کی نمائندگی کی۔ ریورنڈ شبیلاں نے عیسائیت کی۔ پروفیسر کرشنس ایم۔ اے نے ہندو دھرم کی۔ اور ڈاکٹر جیل سنگھ نے سکھ ازم کی۔ نواب اکبر یار جنگ صاحب نے صدارتی تقریر کی۔ ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا دوسری منزل میں مستورات تھیں۔ یہ تحریک گزشتہ سال حضرت امام جماعت احمدیہ نے جاری کی تھی۔ تا مختلف مذاہب کے لوگوں میں اچھے تعلقات پیدا ہو سکیں۔

ڈھاکہ

ڈھاکہ ۳ر دسمبر۔ عبد الرحمٰن خان صاحب بذریعہ تار مطلع کرتے ہیں۔ کہ یوم پیشوایان مذاہب کے جلسہ کا پہلا اجلاس جگن ناتھ کالج لیکچر ہال میں منعقد ہوا۔ پروفیسر پرتش بہاری بوس ایم۔ اے صدر تھے۔ سیکرٹری بنگال پراونشل انجمن احمدیہ کی رپورٹ کے بعد برہمو سماج کے نمائندہ نے تقریر کی۔ اس کے بعد رانیشور داس گپتا۔ چودھری مظفر الدین صاحب نے تقریریں کیں۔ عبد الرحمٰن خان صاحب ایڈیٹر "احمدی" اور مولوی ظل الرحمٰن صاحب نے تقریریں کیں۔ صاحب صدر نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاکیزہ زندگی کا ذکر کرتے ہوئے موجودہ لامذہبیت کی فضا کی شدید مذمت کی۔ اور حاضرین سے اپیل کی۔ کہ بین الملی اتحاد قائم کرنے کی کوشش کریں۔ اور پاکیزہ زندگی بسر کریں۔

دوسرا اجلاس کل دوپہر کو منعقد ہوا۔ پروفیسر پی۔ اے جنردار ڈین آف فیکلٹی آف آرٹ ڈھاکہ یونیورسٹی صدر تھے۔ حضرت گوتم بدھ۔ حضرت مسیح علیہ السلام، حضرت احمد آف قادیان اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق تقریریں ہوئیں۔ صاحب صدر نے اپنی تقریر میں حاضرین سے اپیل کی۔ کہ تمام فروعی اختلاف ترک کر دیں۔ جو فسادات ہر ... کا موجب ہیں۔ اور اخوت کی سلک میں منسلک ہو جائیں۔ کانفرنس کو بہت شاندار کامیابی حاصل ہوئی۔ اور لوگوں کو بہت دلچسپی تھی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

298

دہلی میں یوم پیشوایان مذاہب پر شاندار جلسہ

حسب ذیل رپورٹ چند نامہ نگاروں کی اطلاعات سے مرتب کی گئی ہے۔

امسال حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق جلسہ پیشوایان مذاہب یکم دسمبر بروز اتوار بوقت ۱۰ بجے دن دہلی میں نہایت ہی شان و شوکت سے منایا گیا۔ سامعین کا اس قدر ہجوم تھا کہ عربک کالج کے وسیع ہال میں تل دھرنے کو جگہ نہ تھی کثرت سے لوگ ہال کے باہر جہاں لاؤڈ سپیکر کی آواز آرہی تھی کھڑے تھے۔ مگر تقاریر اس قدر دلچسپ تھیں کہ ساڑھے تین گھنٹے تک ایک شخص بھی اپنی جگہ سے نہ ہلا۔ جلسہ کی صدارت آنریبل ڈاکٹر چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب کے۔سی۔ایس۔آئی ممبر لاء اینڈ سپلائی نے کی۔ سامعین میں مجسٹریٹ ججان۔ وکلاء۔ گورنمنٹ آف انڈیا کے مختلف دفاتر کے آفیسر اور کالج کے طلباء تھے۔ جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی سے شروع ہوئی۔

حضرت بابا نانک رح

سردار رگھبیر سنگھ صاحب بی۔اے ایل۔ایل۔بی ایڈووکیٹ فیڈرل کورٹ دہلی نے حضرت بابا گورو نانک رح کے متعلق اظہار خیالات کرتے ہوئے بتایا۔ کہ بابا صاحب کا مشن وہی تھا۔ جو دیگر پیشوایان مذاہب کا تھا۔ ایک ہی روحانیت سے سب مذاہب روشن ہوئے ہیں۔ دنیا میں لڑائی جھگڑے اس لئے ہیں کہ ہر شخص دوسرے کو غیر سمجھتا ہے۔ اگر اپنا سمجھے تو کبھی کسی کو دکھ نہ دے۔ سردار صاحب نے گرنتھ صاحب کے کئی شبد پڑھے۔ اور بابا صاحب کے حالات زندگی بیان کئے

مہاتما بدھ

بدھ مت کے ہائی پریسٹ ریورنڈ گیانیسری نے مہاتما بدھ کی زندگی۔ اور ان کی تعلیم پیش کر کے بتایا کہ بدھ کے پیرو اس وقت تک کوئی بات قبول نہیں کرتے۔ جب تک وہ بات ان کی بدھی (عقل) میں نہ آجائے۔ آپ نے بتایا کہ ہندوستان روحانیت کا منبع ہے

حضرت کرشن ع

رائے بہادر ہریش چندر صاحب ایم۔اے ایل۔ایل۔بی۔ نے حضرت کرشن کی سیرت پر مفصل تقریر کی۔ آپ نے اس بات پر اظہار افسوس کیا کہ آج سے پندرہ سو یا زیادہ سے زیادہ دو ہزار سال پہلے تک کی تاریخ تو محفوظ ہے۔ مگر اس سے پہلے کے حالات واقعات و عقائد کے اختلاط سے واضح اور مسلسل نہیں ہے۔ آپ نے حضرت کرشن کی زندگی کے بعض حالات بیان کئے۔ اور مہابھارت کی لڑائی سے اخذ کردہ سبق پیش کیا۔ آپ نے حضرت کرشن کی تعلیم کا خلاصہ یہ بتایا۔ کہ نیکی محض نیکی کی خاطر کرنی چاہیئے۔ کسی سودے کی خاطر نہیں خواہ وہ روحانی ہی کیوں نہ ہو۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام

میاں فضل کریم صاحب ایڈووکیٹ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعات زندگی اور ان کی تعلیم کو واضح کیا۔ آپ نے بتایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تعلیم کا لب لباب یہ ہے۔ کہ خدا سے محبت اور مظلوم دنیا کی مدد کرنی چاہیئے۔ میاں فضل کریم صاحب نے سیرت حضرت موسیٰ علیہ السلام سے استنباط کیا۔ کہ جب ایک قوم دوسری قوم کو ذلیل سمجھ کر اسے تباہ کرنا چاہتی ہے۔ تو خدا دوسری قوم میں کوئی ایسا فرد پیدا کر دیتا ہے۔ جو ظالم قوم کے ماحول میں تربیت پا کر اسی کا سر کچلتا ہے اور انجام کار مظلوم قوم برسر اقتدار آجاتی ہے۔

حضرت مسیح ناصری

ریورنڈ اڈولفیس نے حضرت مسیح ناصری کے متعلق تقریر کی۔ اور بتایا کہ حضرت مسیح کی تعلیم چالیس پچاس صفحوں میں قلم بند کی جاسکتی ہے۔ مگر جتنی کتابیں اس پر لکھی گئی ہیں اور کسی پر نہیں لکھی گئیں۔ ہم مسیح کو خدا کا روحانی بیٹا سمجھتے ہیں۔ نہ صرف ہم مسیح اور خدا کے درمیان جسمانی تعلق کے قائل نہیں بلکہ اسے کفر سمجھتے ہیں۔ مسیح خدا کی روحانیت کا کامل مظہر ہے۔ وہ راستبازوں کے لئے نہیں آیا تھا بلکہ وہ گنہگاروں کی راہنمائی کے لئے آیا تھا۔ آپ نے بتایا کہ مسیح توحید کے قائل تھے۔ اور بڑی سختی سے اس عقیدہ پر کاربند تھے

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

پروفیسر مرزا محمود بیگ صاحب ایم۔اے پروفیسر آف فلاسفی اینگلو عربک کالج دہلی نے حضور سرور کائنات صلعم کی سیرت پر تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ خداوند تعالیٰ وقتاً فوقتاً بعض انسانوں کو دنیا میں نمونہ کے طور پر بھیجتا رہا۔ تاکہ لوگ ان کی تعلیمات سے صحیح طریق زندگی سیکھیں۔ مگر ان میں ہر پیغامبر صرف ایک شعبۂ زندگی کا نمونہ ہوتا تھا۔ اور یہ شعبۂ زندگی حالات زمانہ کے مطابق منتخب ہوتا مگر خدا نے آخر میں ایک ایسا نمونہ بھیجا جو تمام شعبہ ہائے زندگی پر حاوی اور کامل تھا۔ آپ نے کہا بعض فلاسفروں نے بھی کائنات کے پیچیدہ مسائل کو حل کرنے کی کوشش کی ہے مگر حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف خدا کا کلام لوگوں تک پہنچایا۔ بلکہ خود اس کے مطابق عمل کر کے نمونہ پیش کیا۔

صدر کی تقریر

آخر میں سر محمد ظفر اللہ خانصاحب نے تقریر کی۔ جس میں آپ نے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک کے سب نبیوں کے حالات پر تبصرہ کیا۔ نیز فرمایا سب نبیوں نے پیشگوئی کی جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں پوری ہوئی۔ ایسے ہی حضور نے سب نبیوں کی تصدیق بھی فرمائی۔ جیسا کہ قرآن شریف میں مذکور ہے۔ کہ بعض انبیاء کا اس میں ہم نے ذکر کیا ہے اور بعض کا نہیں کیا۔ اسی اصل کے ماتحت ہم حضرت بدھ حضرت کرشن کو بھی خدا کا نبی مانتے ہیں۔ بلکہ اب تو ہمارے سوا دوسرے مسلمان بھی اسے درست تسلیم کرنے لگے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو شریعت لائے وہ ایسی کامل ہے کہ اس میں سب تعلیمیں آگئی ہیں جو وقتاً فوقتاً آتی رہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا فیھا کتب قیمۃ۔ نیز فرمایا انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون ہم ہی نے اس ذکر کو اتارا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ چنانچہ دشمن بھی تسلیم کرتے ہیں کہ قرآن کریم زیر و زبر و پیش کے ساتھ انہی الفاظ میں موجود ہے جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں موجود تھا۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے اس کی ظاہری حفاظت فرمائی ایسے ہی معنوی حفاظت بھی فرمائی۔ یعنی جس وقت مسلمانوں کے اعمال میں کمزوری آجاتی ہے اور اسلام کی صحیح تعلیم سے غافل ہو جاتے ہیں اللہ تعالیٰ ہر ایک صدی میں ایک مجدد بھیج دیتا ہے جو پھر انکو اسلام کی صحیح تعلیم پر قائم کرتا ہے۔ اور جو غفلتوں کے پردے چھا جاتے ہیں ان کو دور کرتا ہے یا جو میل ان پر جم جاتی ہے اسے دھو ڈالتا ہے۔ اس وقت تک تمام مسلمان مانتے ہیں کہ انہیں اس وقت ایک ایسے مجدد اور نبی کی ضرورت ہے جو انہیں صحیح اسلامی تعلیم پر قائم کرے۔ ہمارا ایمان ہے کہ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اسی کام کے لئے مبعوث فرمایا جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے۔ تمام انبیاء علیہم السلام کی تعلیمیں صحیح تھیں لیکن اپنے وقت کے لئے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے تو تمام تعلیمیں آپکی آمد میں مکمل ہو گئیں۔ اور ہم آنحضرت پر ایمان لا کر تمام انبیاء علیہم السلام کو بھی مانتے ہیں دوسرے مذاہب والوں کو ٹھنڈے دل کے ساتھ اس بات پر غور کرنا چاہیئے اسی طرح ہم اپنے غیر احمدی بھائیوں سے بھی کہتے ہیں کہ وہ اس بات پر غور کریں

روح نشاط۔ روح نشاط جس کا دوسرا نام خمیرہ گاؤزبان عنبری تریاقی ہے۔ سونا۔ چاندی سچے موتی۔ عنبر کشتہ یاقوت کشتہ زمرد کشتہ سنگ یشب کشتہ زہر مہرہ کے۔ علاوہ اور بہت سی بڑی بوٹیوں سے تیار ہوتا ہے۔ دل و دماغ اور جسم کے تمام پٹھوں کو طاقت دینے کے لئے لاثانی دوا ہے۔ رحم کی تمام بیماریوں کے لئے مفید ثابت ہوئی ہے ذیابیطس۔ زکام۔ کھانسی۔ سل۔ دق وغیرہ تمام امراض میں فائدہ دیتی ہے۔ قیمت فی چھٹانک (جو ۲۰ دن کے لئے کافی ہوگی) پانچ روپیہ۔ فہرست ادویہ مفت طلب کریں۔
طبیہ عجائب گھر قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

سڑوعہ ضلع ہوشیارپور

مولوی عبدالقادر صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ لکھتے ہیں۔ سڑوعہ ضلع ہوشیارپور میں ۱۲ و ۱۳ نومبر کو عشا کے بعد دو تقریریں کیں۔ جن میں خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے احمدی و غیر احمدی۔ ہندو اور سکھ حاضرین کی تعداد کافی تھی۔ ۱۴ کو ایک احمدی دوست نے اپنے محلہ کی غیر احمدی عورتوں اور مردوں کو اکٹھا کر کے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے موضوع پر تقریر کرائی۔ علاوہ ازیں نماز فجر کے بعد قرآن کریم کا درس بھی دیتا رہا۔ اور ایک جمعہ بھی پڑھایا۔

ضلع فرخ آباد

حکیم سید مسعود احمد صاحب اٹاوی خلف سید صادق حسین صاحب لکھتے ہیں ہمارے موجودہ مبلغ مولوی فضل الدین صاحب نے دورہ امسال میں پانچ چھ مرتبہ انجمن احمدیہ جماعت اکبرپور میں قیام کیا۔ چونکہ یہاں مسجد احمدیہ اچھے پیمانے پر موجود ہے اور ہمیشہ نماز جمعہ ہوتی ہے۔ آپ نے رمضان شریف کا آخری ہفتہ یہیں قیام کیا روزانہ درس اور نماز باجماعت ہوتی رہی۔

چک ۵۵۹ احمد آباد

محمد شریف صاحب سکرٹری تبلیغ لکھتے ہیں۔ چک نمبر ۵۶۵ کے سالانہ جلسہ سے فارغ ہو کر مورخہ ۱۱ نومبر کو مبلغین سلسلہ مولوی علی محمد صاحب اجمیری۔ بھائی محمد عمر صاحب۔ گیانی واحد حسین صاحب ہمارے چک میں تشریف لائے۔ رات کو مولوی محمد ابراہیم صاحب نمبردار کے احاطہ میں جلسہ کا انتظام کیا گیا۔

چوہدری محمد الدین صاحب احمدی نمبردار چک نمبر ۵۶۵ کی زیر صدارت جلسہ شروع ہوا۔ جس میں مبلغین سلسلہ نے مؤثر تقریریں فرمائیں۔ تقاریر کا رنگ دیہاتیوں کے مذاق کے مطابق تھا۔ حاضرین کی تعداد سوا ڈیڑھ سو کے قریب تھی۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا۔ جلسہ نہایت کامیابی اور امن کے ساتھ سرانجام پایا۔

یو۔پی کے وفد کی رپورٹ

گیانی عباد اللہ صاحب لکھتے ہیں۔ ۱۱/۱۴ کو لکھنؤ سے گونڈہ روانہ ہوئے راستہ میں ہندو سکھ صاحبان کو تبلیغ کی گونڈہ میں صدر صاحب مسلم لیگ نے اپنے انتظام کے ماتحت ۱۲ نومبر کو جلسہ کی تمام شہر میں منادی کرائی۔ خدا کے فضل و کرم سے جلسہ میں کافی حاضری ہو گئی۔ مولوی عبدالمالک خان صاحب نے مذہب کی ضرورت اور حقیقت اسلام کے موضوع پر تقریر کی۔ مولوی صاحب کے بعد خاکسار نے ہندو مسلم اتحاد پر تقریر کی۔ اس موقع پر حافظ عبدالرزاق صاحب نے بھی تقریر کی۔ جو جماعت احمدیہ میں داخل نہیں انہوں نے جلسہ میں گڑبڑ پیدا کرنے کی کوشش کرنے والے مولویوں کو مخاطب کر کے کہا۔ ہم نے تم لوگوں کو سینکڑوں روپے اکٹھے کر کے دیئے کہ تم وعظ و نصیحت کرو۔ لیکن تم نے کچھ نہ کیا۔ آج جب ان لوگوں نے حقیقی اسلام پیش کیا ہے۔ تو آپ لوگوں نے ان کی مخالفت کی۔ جو بہت بری بات ہے۔ کون ہے تم میں سے جو ان سے مناظرہ کر سکتا ہے اس پر ایک مولوی صاحب نے کہا۔ شرائط کا تصفیہ کر لو۔ حافظ صاحب نے پوچھا۔ آپ کن لوگوں کی طرف سے شرائط طے کرتے ہیں۔ اس نے حاضرین کی طرف اشارہ کر کے کہا ان لوگوں کی طرف سے۔ اس پر حاضرین نے کہہ دیا۔ یہ ہمارا نمائندہ نہیں۔ ورنہ ہم نے اس کو شرائط طے کرنے کو کہا ہے۔ باوجود اس کے کہ بعض لوگوں نے شور ڈالنے کی کوشش کی۔ مگر خدا کے فضل سے جلسہ کامیاب رہا۔

بنارس میں مولوی عبدالمالک خان صاحب نے عیسائی صاحبان سے دو پرائیویٹ مناظرے کئے۔ بنارس میں جس دن ہم پہنچے وہ حضرت بابا نانک صاحب کا جنم دن تھا۔ ہم سکھوں کے گوردوارہ میں گئے۔ سکھ ہم سے مل کر بہت خوش ہوئے اور دوسرے دن اپنے جلسہ میں تقریر کرنے کی دعوت دی۔ خاکسار نے حضرت بابا نانک صاحب کی سیرت پر تقریر کی۔ شام کو ایک جلسہ سکھ صاحبان کی طرف سے بنارس یونیورسٹی کے ہال میں تھا۔ اس میں بھی خاکسار کو تقریر کرنے کا موقعہ ملا۔ سکرٹری صاحب نے پبلک میں ہمارا شکریہ ادا کیا۔

میرے بعد مولوی عبدالمالک خان صاحب نے حضرت کرشن کو احمدیہ نقطہ نگاہ سے پیش کیا۔ جس کو سن کر لوگ بہت خوش ہوئے۔

۱۷ نومبر کو لکھنؤ میں آریوں سے مناظرہ کیا۔ ہماری طرف سے مولوی عبدالمالک خان صاحب مناظر تھے خدا کے فضل و کرم سے مناظرہ کامیاب رہا۔

بیکاروں کیلئے ضروری اعلان

گورنمنٹ کے ایک فوجی محکمہ میں بہت سے سٹورمین اور کلرکوں کی ضرورت ہے امیدوار کی عمر ۱۸ اور ۲۷ سال کے درمیان ہونی چاہیئے۔ تعلیمی قابلیت کم سے کم میٹرک پاس تک ہو۔

ابتدائی تنخواہ ماہوار سولہ ۱۶ روپے۔ اس کے علاوہ بیس روپے ماہوار رجب ۱۲ آنہ روزانہ الاؤنس۔ راشن اور وردی سرکاری ہوگی۔ کوارٹر بھی سرکاری ہوگا۔

بہت نادر موقع ہے۔ ضرورت مند احباب اپنی اپنی درخواستیں مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی معرفت سرنامہ کی جگہ خالی چھوڑ کر ناظر امور خارجہ کے دفتر میں جلد سے جلد بھجوائیں۔

(ناظر امور خارجہ۔ سلسلہ احمدیہ۔ قادیان)

معززین جماعت احمدیہ لاہور کا احباب کو مشورہ

شیخ عزیز الدین احمد احمدی اینڈ سنز صرافاں زرگر چوک نواب صاحب لاہور سونا چاندی کے فیشنی زیورات تیار کرنے والے اور بیچنے والوں سے ہمارے اور اکثر متعلقین کے سالہا سال سے کاروباری معاملات ہیں ہم نے ان کو نہایت مخلص دیانتدار۔ وعدہ کے پابند پایا اور امین پایا ہمارے خیال میں فنی اعتباری اور اصولی لحاظ سے ان کی فرم پنجاب میں واحد فرم ہے کارکن محنت اور شوق سے کام کرتے ہیں۔ سب سے زیادہ ضرورت ان دنوں دیانتداری کی ہے۔ ان کا فن ایسا ہے کہ عام طور پر لوگ ان پیشہ وروں سے نالاں نظر آتے ہیں اسلئے ہماری خواہش ہے کہ احباب بوقت ضرورت ان کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں اور شیخ صاحب موصوف کے نمونہ سے اور لوگ بھی دیانتدارانہ طریقہ سے ترقی کریں۔ شیخ جلال الدین سپرنٹنڈنٹ ریلوے لاہور۔ غلام محمد سٹاف واراڈن ریلوے لاہور۔ ڈاکٹر نور محمد ایم بی۔ بی ایس لاہور۔ سید شاہ نعمان علی ملٹری اکونٹس لاہور

ہم الفضل کے تمام خریدار اصحاب سے پر زور درخواست کرتے ہیں۔ کہ ان میں سے ہر ایک جلسہ سالانہ ۱۹۴۰ء تک کم سے کم ایک نیا خریدار مہیا فرمائے جو دوست ہماری اس درخواست کو قبول فرما کر سرگرم عمل ہونگے۔ وہ ہماری خاص دعاؤں اور شکریہ کے مستحق ہونگے (مینجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کانگڑہ کے اچھوتوں کے متعلق صحیح حالات

آج کل اخبارات میں علاقہ کانگڑہ کے اچھوتوں کے متعلق خبریں پڑھ کر لوگوں کو خیال پیدا ہوتا ہوگا۔ کہ ہم صحیح اور سچے حالات معلوم کریں۔ تا پتہ لگ سکے کہ کیا اچھوت واقعی اسلام کے قریب ہیں۔ یا نہیں۔

علاقہ کانگڑہ کے اچھوتوں میں بیداری کی ابتدا آج سے قریباً دس سال پہلے ہندوؤں کے انسانیت کش برتاؤ کی وجہ سے پیدا ہوئی۔ چنانچہ اُنہوں نے کئی بار جلسے کرکے اس برتاؤ کے خلاف پروٹسٹ کیا لیکن چونکہ وہ ہندوؤں کے دست نگر ہیں اس لئے ان کی آواز کی چنداں پروانہ کی گئی۔ اور جب آدمی نے اس ظلم کے خلاف آواز اٹھائی اسے سختی سے دبا دیا گیا۔

عرصہ دو سال کا گزرا جب کہ اچھوتوں نے اس ظلم اور ناروا سلوک کے خلاف جو کہ وہاں کے رہنے والے ہندو ان پر کرتے تھے۔ موضع بھٹہ ماڑ میں ایک کانفرنس کی۔ جس میں اس سلوک کے خلاف انسانیت کے نام پر اُن سے فریاد کی۔ کہ وہ ہمارے ساتھ اگر انسانوں جیسا سلوک نہیں تو کم ازکم حیوانوں جیسا سلوک تو کریں اور فیصلہ کیا کہ قوم کے لیڈر ہندوؤں کی خدمت میں نہایت عاجزی کے ساتھ یہ التجا پہنچا دیں۔ وہ حقوق انسانیت جن کو اچھوت قوم کے نمائندوں نے ہندوؤں کی خدمت میں پیش کیا حسب ذیل ہیں۔

(۱) اچھوتوں کو پانی لینے کی تالابوں چشموں اور بوڑیوں سے اجازت ہونی چاہئیے۔

(۲) ان کے بچوں کو سرکاری سکولوں میں پڑھنے کی اجازت ہونی چاہئیے۔

(۳) جو اچھوت پڑھے لکھے ہیں اور وہ سکولوں میں پڑھانے کا کام کرتے ہیں۔ ان کے لئے دیگر استادوں کی طرح بیٹھنے کا انتظام ہو۔

(۴) اگر کسی بیمار کو دکھانے کی ضرورت ہو تو طبیب کو چاہئیے کہ اپنا معاوضہ لے کر ہمارے گھر جا کر بیمار کو دیکھے۔

(۵) ہمیں دیو درشن یعنی مندروں میں داخل ہو کر مورتی پوجا کی اجازت ہونی چاہئیے۔ اور اگر اندر نہیں تو کم ازکم دروازے پر ہی درشن کرکے بھوگ لگانے کی اجازت ہو۔

(۶) ہماری بیاہ شادی وغیرہ میں پنڈت ضرور آنا چاہئیے۔ جو کہ مذہبی رسوم کے مطابق وواہ کرائے

(۷) ہمارے جو بھائی کئی پشتوں سے کھیتی باڑی کرتے ہیں۔ اور ان کا زمین پر قبضہ ہے ان کو زمین کا مالک تصور کیا جائے۔

(۸) جہاں ہمارے بھائیوں کی جھونپڑیاں ہیں وہ جگہ ان کی ملکیت سمجھی جائے۔

یہ وہ چند شرائط ہیں۔ جو ہندوؤں کے سامنے پیش کی گئیں۔ لیکن ہندوؤں نے ان کو نہایت بے دردی سے رد کر دیا۔ اس سے اچھوتوں کو زیادہ تکلیف ہوئی اور انہوں نے فیصلہ کیا کہ جب تک ہم ہندو کہلاتے رہیں گے ہمارے لئے انسانیت کا درجہ حاصل کرنا ناممکن ہے۔ ہمیں کوئی ایسا دھرم قبول کرنا چاہئیے۔ جو کہ ہماری مذہبی۔ اقتصادی۔ اور روحانی ترقی کا باعث ہو۔ اسی مقصد کو لے کر ان کے چند لیڈر نور پور کی انجمن اسلامیہ کے جلسہ میں پہنچے۔ اور انجمن نے فراخدلی سے ان کو اپنے جلسہ میں بولنے کے لئے وقت دیا۔

اپنے لیکچر کے دوران میں ایک اچھوت لیڈر نے اعلان کیا۔ کہ چونکہ ہم ہندو دھرم کے ماتحت اپنے ابتدائی انسانی حقوق بھی حاصل نہیں کر سکتے اس لئے ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ ہم اسلام قبول کر لیں۔ تاکہ ہم بھی انسانوں میں شمار ہوں ان کا یہ اعلان کرنا تھا کہ ہندوؤں میں شور بپا ہو گیا کہ ضلع کانگڑہ کے پچاس ہزار اچھوت اسلام قبول کرنے لگے ہیں۔ جب یہ خبر اخبارات میں شائع ہوئی۔ تو تمام فرقوں کے ہندو اپنے اختلاف مٹا کر وہاں پر پہنچے۔ تاکہ اچھوتوں کی اس آواز کو دبا دیں۔ لیکن جب ان کو اس میں کامیابی نہ ہوئی۔ تو آریہ پرتی ندی سبھا نے اپنے اپدیشکوں کو اچھوتوں کے گاؤں میں مقرر کر دیا تاکہ وہ اسلام کے خلاف ناپاک اعتراضات سنا کر اچھوتوں کو اسلام قبول کرنے سے روکیں۔ چنانچہ آریہ سماج کے اپدیشکوں نے ایسا کرنا شروع کر دیا۔ ان کو اپنے مقصد سے ہٹانا چاہا لیکن وہ ابھی تک اچھوتوں کو اپنے اثر کے نیچے نہیں لا سکے۔

آخر مجبور ہو کر ہندوؤں نے دوسرا پہلو اختیار کیا یعنی ان کے چوٹی کے لیڈر سوامی ستیانند جی رائے بہادر لالہ رام سرن داس جی ممبر کونسل آف سٹیٹ۔ راجہ نریندر ناتھ جی۔ ڈاکٹر سر گوکل چند نارنگ موضع جوالی میں جو کہ اچھوتوں کا گڑھ ہے پہنچے۔ تاکہ وہاں کے راجپوتوں اور براہمنوں کو سمجھائیں کہ وہ اچھوتوں کے ساتھ نرم سلوک کریں لیکن انہیں بھی کامیابی نہیں ہوئی۔ کیونکہ وہاں کے

دوائی اٹھرا

محافظ جنین حب اٹھرا رجسٹرڈ

اسقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے شاگرد کی دوکان سے

جن کے حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یا پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست۔ قے ہیضہ۔ درد پسلی یا نمونیہ ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا بدن پر پھوڑے پھنسی چھالے خون کے دھبے پڑنا دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دے دینا۔ اکثر لڑکیاں پیدا ہونا۔ لڑکیوں کا زندہ رہنا لڑکے فوت ہو جانا اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی مرض نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دئیے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت قبلہ مولوی نور الدین صاحب طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے محصولڈاک علاوہ۔

المشتہر:۔ حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

عورتوں کی خطرناک بیماری

اگر آپ کی بیوی مرض لیکوریا (سیلان الرحم) میں مبتلا ہے۔ تو ہماری ساٹھ سالہ مجرب دوائی

ھارول HAROL استعمال کیجئے جس سے ہزاروں مریضائیں صحت یاب ہو چکی ہیں

ایسی بے نظیر اور تیر بہدف دوا دنیا میں کہیں نہ ملے گی۔ دوائی کے مفید ہونے کی گارنٹی ہمراہ بھیجی جاتی ہے قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنہ

ہربولین فارمیسی D/18 سری ہرگوبند پور (پنجاب انڈیا)

جدید تحقیقات

بارہ ہفتہ میں انگریزی

فینکس فاؤنڈیشن کی تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ اور وہ مکمل طریقہ تعلیم جس سے ہر اُردو پڑھا لکھا آدمی بارہ ہفتہ میں انگریزی سیکھ سکتا ہے آسان اُردو میں شائع ہو گئی ہے جو دفتر صاحب رجسٹرار فینکس فاؤنڈیشن سے مفت مل سکتی ہے

مفت منگانے والے اصحاب اس پتہ پر لکھیں:۔ دفتر صاحب رجسٹرار بہادر فینکس فاؤنڈیشن دہلی نمبر ۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

ایتھنز ۳ دسمبر۔ یونانی گورنمنٹ کا ایک اعلان مظہر ہے کہ البانیہ کے محاذ جنگ سے آمدہ خبریں مظہر ہیں کہ اطالوی فوجیں سارے محاذ سے پیچھے ہٹ رہی ہیں۔ اور اپنی قلعہ بند جگہوں کو چھوڑ رہی ہیں خصوصاً شمالی علاقہ میں تو وہ بہت پیچھے ہٹ گئی ہیں۔ اور اس علاقہ میں ایک اور گاؤں خالی کر دیا ہے اطالوی طیاروں نے یونانی علاقوں پر پھر چھاپے مارے۔ مگر ان میں سے تین کو نیچے گرا لیا گیا۔

قاہرہ ۳ دسمبر۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ مصر پر ہوائی حملوں سے جو لوگ فوت یا زخمی ہوئے۔ یا جن کی جائدادیں تباہ ہوئیں۔ انہیں اٹلی کے اس فنڈ سے جو مصر میں جمع ہے۔ معاوضہ دیا جائے گا۔ گذشتہ جولائی سے مصر پر حملے شروع ہوئے۔ اور ان میں ۵۰ آدمی ہلاک اور ۲۵۴ زخمی ہوئے ہیں۔ حکومت مصر نے اطالویوں کے ان حملوں پر ردم سے شکایت بھی کی ہے۔

واشنگٹن ۳ دسمبر۔ امریکہ کے ایک شہر نکونا کے ایک کارخانہ میں جو دوسرا دھماکہ ہوا۔ اس کے متعلق یقینی ہے کہ وہ جان بوجھ کر نقصان پہنچانے کے لئے کیا گیا تھا۔ وہاں ایک اہم تجربہ کیا جا رہا تھا۔ اور نازی ایجنٹوں نے اس میں رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کی۔ اس سال امریکہ کے جنگی سامان کی تیاری کے کارخانوں میں یہ اٹھائیسویں واردات ہے۔

مدراس ۳ دسمبر۔ سابق وزیر اعظم مسٹر راجگوپال اچاریہ کو ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت ایک سال قید کی سزا دیدی گئی ہے۔

لنڈن ۲ دسمبر۔ ہند چینی اور جاپان میں جنگ شروع ہو گئی۔ سیامی فوجوں نے چار ضلعوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ جاپان کا بحری بیڑا سائیگان کے نزدیک نقل و حرکت کر رہا ہے۔

ماسکوپولس (البانیہ) ۲ دسمبر۔ البانیہ کی پہاڑیوں میں زبردست برفباری اور طوفان کے باعث یونانیوں کی پیش قدمی رک گئی ہے۔ بہرحال انہوں نے شمالی میں ایک نئی لائن قائم کرلی ہے۔ ادھر اطالویوں نے سریفلک پہاڑوں کے درمیان تین مقامات میں خفیہ طور پر ایک مدافعتی لائن قائم کرلی ہے۔ جہاں ہوائی جہازوں کے ذریعہ تازہ دم افواج پہنچ گئی ہیں جو جدید طور کے اسلحہ اور ساز و سامان سے لیس ہیں۔

لاہور ۲ دسمبر۔ اچھوت کھوں کی ایک جنرل کونسل میٹنگ زیر صدارت جتھیدار دلیپ سنگھ ہوئی جس میں چار گھنٹہ تک بحث و مباحثہ کے بعد فیصلہ کیا گیا۔ کہ آنے والی مردم شماری میں اچھوت سکھ اپنے آپ کو سکھ نہ درج کرائیں۔ بلکہ رامداسیہ ہندو لکھوائیں۔

لنڈن ۳ دسمبر۔ انگریزی ہوائی جہازوں نے جرمنی کے تجارتی جہازوں اور غوطہ خور کشتیوں پر بھی حملے کئے اور کافی نقصان پہنچایا۔ انگریزی ہوائی جہازوں نے اٹلی پر بھی چھاپے مارے۔ آج اٹلی نے جو اعلان کیا ہے۔ اس میں تسلیم کر لیا ہے کہ انگریزی جہازوں نے کئی جگہ بم گرائے جن سے آگ لگ گئی۔

لنڈن ۳ دسمبر۔ ٹرنٹو کے ہوائی چھاپے اور سارڈینیا کے قریب کی بحری لڑائی میں اٹلی کو جو نقصان پہنچا ہے اسے چھپانے کی بہت کوشش کی جا رہی ہے مگر ممکن نہیں کہ وہ چھپ سکے۔ ایک نازی جرمن اخبار نے لکھا ہے کہ اطالوی بیڑا کو جو ابھی ابتدائی حالت میں تھا ٹرنٹو کے حملے نے سخت نقصان پہنچایا۔ سارڈینیا کے قریب کی لڑائی میں اٹلی کو جو نقصان پہنچا ہے اس کے متعلق اٹلی وہی چال چل رہا ہے جو جرمنی ایسے موقعہ پر چلتا رہا ہے۔ کہ دوسرے ملکوں کے اخباری نمائندوں کو وہ علاقہ دکھایا جا رہا ہے تاکہ ان سے کہلائیں کہ کچھ نقصان نہیں ہوا۔ مگر نہ تو اخباری نمائندوں کے نام بتائے گئے ہیں نہ جہازوں کے نام اس سے پتہ چلتا ہے کہ نمائندوں کو نیچے کھچے جہاز دکھائے ہونگے۔

لنڈن ۳ دسمبر۔ اگرچہ برفباری کی وجہ سے یونانی فوجوں کو آگے بڑھنے میں مشکل پیش آرہی ہے تاہم وہ آگے بڑھتی جا رہی ہیں۔ کئی نئی جگہوں پر انہوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ اطالوی بہت سی لاشیں بے شمار قیدی۔ اور بہت بڑا سامان جنگ پیچھے چھوڑ کر بھاگ رہے ہیں۔

لنڈن ۳ دسمبر۔ برلین کے ریڈیو نے اٹلی کے ایک اعلان کا حوالہ دیتے ہوئے بیان کیا ہے کہ یونانی فوجوں نے جو حملے کئے ان میں انہوں نے منہ کی کھائی اور اطالوی فوجوں کو کامیابی حاصل ہو رہی ہے۔ مگر ایک روسی فوجی افسر نے لکھا ہے کہ اس لڑائی میں ابتداء سے ہی یونان کا پلہ بھاری ہے۔ اٹلی نے بھاری غلطیاں کی ہیں۔ اور کرتا جا رہا ہے برطانوی ہوائی جہاز یونانیوں کو بہت مدد دے رہے ہیں۔

استنبول ۳ دسمبر۔ آزاد فرانسیسی علاقہ سے خبر پہنچی ہے کہ جرمنوں کے خلاف بڑھاپے کے نئے جرمنی میں تیس ہزار جلسے کئے جا رہے ہیں۔

لنڈن ۳ دسمبر۔ رومانیہ میں آئرن گارڈ نے کافی خون بہانے کے بعد اپنا رویہ بدل لیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ جرمنی کے مقاصد پورے ہو چکے ہیں اس لئے اب آئرن گارڈ کے اختیارات کم کئے جا رہے ہیں۔

دہلی ۳ دسمبر۔ لڑائی کا سامان بنانے میں ہندوستان بڑی تیزی سے ترقی کر رہا ہے۔ ریلوے ورکشاپوں میں ۲۵ پونڈ بم کے خول بنائے جا رہے ہیں۔ کئی ملکوں سے عمارتی لکڑی اور دھاگوں وغیرہ کے آرڈر موصول ہوئے ہیں۔

دہلی ۳ دسمبر۔ اگلے ہفتہ میں گورنمنٹ ہند اور گورنمنٹ برما کے درمیان غیر سرکاری طور پر تجارتی بات چیت ہونے والی ہے

دہلی ۲ دسمبر۔ پچھلے دنوں راجہ سپلائی مشن جو کام کر رہا تھا اب یہ جانچ کرنے والا ہے کہ ہندوستان لڑائی کا کتنا سامان تیار کر سکتا اور کس طرح مدد دے سکتا ہے۔ مشن کے ممبران مقامات کا دورہ کرنے والے ہیں جہاں لڑائی کا سامان تیار ہو رہا ہے۔

دہلی ۳ دسمبر۔ مسٹر ساورکر چوتھی دفعہ ہندو مہاسبھا کے صدر منتخب کئے گئے ہیں۔ ان کو گیارہ ووٹ ملے اور ان کے مقابلہ میں بھائی پرمانند کو صرف ایک ووٹ۔

لاہور ۳ دسمبر۔ آج ۱۹ خاکساروں کو ۱۹ مارچ کے فساد کے سلسلہ میں عمر قید کی سزا دی گئی۔ اور ۱۳۰ خاکساروں کو بری کر دیا گیا۔

لاہور ۳ دسمبر۔ میاں افتخار الدین صاحب صدر پنجاب کانگریس کو ایک سال قید اور چھ ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی۔

وردھا ۳ دسمبر۔ گاندھی جی نے بابو راجندر پرشاد کو پیغام بھیجا ہے کہ ستیہ گرہ کرتے وقت مظاہرے نہیں ہونے چاہئیں۔ ستیہ گرہ کی اطلاع پبلک کو نہیں بلکہ حکام کو دینی چاہیئے

دہلی ۳ دسمبر۔ ریاست حیدرآباد نے گورنمنٹ یونان کو ایک ہزار پونڈ بھیجا ہے۔ جس پر یونانی سفیر مقیم ہند نے شکریہ ادا کرتے ہوئے سر اکبر حیدری کو لکھا ہے کہ اس سے نہ صرف یونانیوں کو مدد ملے گی بلکہ ان کا حوصلہ بھی بڑھ جائے گا۔

لاہور ۳ دسمبر۔ پنجاب گورنمنٹ نے غیر منقولہ شہری جائداد پر ٹیکس لگانے کے لئے جو بل پیش کر رکھا ہے۔ آج اسمبلی میں اس پر دلچسپ بحث ہوئی۔ ایک موقعہ پر تو سپیکر نے کہہ دیا کہ مجھے اس بحث کو بند کر دینا پڑے گا مگر پھر اجازت دے دی۔

لاہور ۳ دسمبر۔ آئندہ اتوار کو شاہی قلعہ کے قریب ہوائی جہازوں کی بمباری کا مظاہرہ ہوگا جس میں بتایا جائیگا کہ کس طرح بصورت آگ لگنے کی صورت میں انسدادی تدابیر

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah